بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نظرات

حالات حاضرہ نے دنیا کو جس طرح تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے اسے دیکھ کر ہر وہ شخص تشویش میں مبتلا ہے جو دنیا کو امن و عافیت کا گہوارہ دیکھنا چاہتا ہے اور بین الاقوامی سطح پر کشاکش کی بجائے بقائے باہمی اور صلح و آشتی کا جویا ہے۔ موجودہ کشمکش میں فریق دنیا کی دو بڑی طاقتیں ہیں۔ لیکن صورت حال کچھ ایسی ہے کہ دونوں طرف سے مسلمان ہی معرض خطر میں ہیں۔ بین الاقوامی حالات اور جغرافیائی محل وقوع کی بنا پر مسلمانوں کا اضطراب بالکل فطری ہے۔ مسلمان کمزور ہیں اس لئے ان کا یہ اندیشہ بجا ہے کہ حالات کسی پہلو بھی کروٹ لیں ماضی کی طرح آئندہ بھی نزلہ انہی پر گرے گا۔ مسلمان اور کمزوری دو متضاد باتیں ہیں۔ اسے غلطیہائے مضامین کا کرشمہ ہی کہہ سکتے ہیں کہ مسلمانوں میں بیک وقت دونوں باتیں جمع ہیں۔ مسلمانوں کی کمزوری کی بڑی وجہ ہمیشہ کی طرح آج بھی ان کا باہمی نفاق اور افتراق ہے۔ اور یہ نفاق و افتراق نتیجہ ہے دین سے دوری کا۔ حالات کا تقاضا ہے کہ انفرادی مصالح اور ذاتی اغراض سے بالاتر ہو کر دنیا بھر کے مسلم ممالک ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں اور

یکسو ہو کر کوئی ایسا لائحہ عمل تیار کریں جس سے ان کی روایتی کمزوری دور ہو۔اور وہ اتنے طاقتور ہو جائیں کہ دنیا کی کوئی طاقت ان کی طرف حریصانہ نظر سے دیکھنے کی جرأت نہ کر سکے۔ ایک مستقل بالذات قوم کی حیثیت سے مسلمانوں کے باعزت طور پر زندہ رہنے کی واحد صورت یہی ہے کہ وہ اپنی منتشر قوت کو جمع کریں اور اپنی شیرازہ بندی کر کے بنیان مرصوص بن جائیں۔

حکیمانہ مقولہ ہے اتحاد میں طاقت ہے۔ مسلمان متحد ہو کر دنیا کی ایک بڑی طاقت بن سکتے ہیں۔ مسلمان جارحانہ عزائم نہیں رکھتے لیکن انہیں اپنے دفاع اور تحفظ کے لئے طاقتور ہونے کی ضرورت ہے۔ اتحاد و اتفاق کے لئے مسلمانوں کے پاس ٹھوس بنیاد عقیدہ توحید اور اسلامی اخوت پہلے سے موجود ہے۔ دنیا بھر کے مسلمانوں میں دین کا رشتہ اتنا قوی رشتہ ہے کہ اس کی بنیاد پر وہ جو عمارت تعمیر کریں گے وہ پوری ملت کے لئے حصار کا کام دے گی۔ اتحاد و اتفاق کی تلقین مسلمانوں کی دینی تعلیم کا ایک جز ہے۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولاتفرقوا۔ کا سبق انہیں اس ہستی کی طرف سے ملا ہے جو سب طاقتوروں سے طاقتور ہے۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کے دین نے ان کے لئے روز مرہ زندگی میں جو اعمال و وظائف مقرر کئے ہیں وہ سب کے سب اتحاد و اتفاق کی تربیت دینے والے ہیں۔ چونکہ مسلمانوں کی اکثریت ان اعمال و وظائف کو ترک کر چکی ہے اس لئے اس کے ثمرات سے بھی محروم ہو چکی ہے۔ اتحاد و اتفاق کے لئے ضروری ہے کہ مسلمان دین کے احکام پر سختی سے عمل کریں۔ ان کے لئے وہی اتحاد پائیدار ہوگا جس کا محرک ان کا دین ہو۔

دنیا کے مسلمانوں نے ایک نئی کروٹ لی ہے۔ ان میں یہ احساس فروغ پا رہا ہے کہ مسلمان ہونے کی حیثیت سے وہ ایک ہیں۔ وہ ایک کنبے کے افراد ہیں اور

آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ "انما المؤمنون اخوۃ" کا بھولا ہوا سبق انہیں یاد آگیا ہے۔ انہوں نے یہ محسوس کر لیا ہے کہ اتحاد و اتفاق کے بغیر ان کے لئے دنیا میں ترقی کرنا تو کجا زندہ رہنا بھی مشکل ہے۔ انہیں اس حقیقت کا بھی ادراک ہو چلا ہے کہ اتحاد و اتفاق کے لئے بنیاد ان کا دین ہے اس لئے مسلمانوں میں دین سے وابستگی کا رجحان دن بدن بڑھ رہا ہے۔ بحیثیت مجموعی ان میں یہ شعور زندہ ہو رہا ہے کہ دینی تعلق سے وہ ایک ملت ہیں، ان کا نفع نقصان ایک ہے۔ اس شعور کو زندہ رکھنے اور اس سے کام لینے کے لئے بروقت عملی اقدامات کی ضرورت ہے۔ دنیا کے مسلم زعماء اپنی بہترین صلاحیتوں کے ساتھ اگر میدان عمل میں آجائیں تو مسلمانوں کا کوئی مسئلہ ایسا نہیں جو حل نہ ہو سکے۔ اللہ تعالےٰ کی رحمت مسلمانوں کی طرف ہروقت متوجہ ہے اور منتظر ہے کہ وہ سوالی بن کر آئیں اور ان کا دامن گوہر مراد سے بھر دیا جائے۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ دیرینہ سنت بدلنے والی نہیں۔

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا